جملہ حقوق محفوظ ہیں

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ

تمام مومن ایک دوسرے کے بھائی ہی ہیں

رسالہ

اخوت صدیق رض و علی رض

جس میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ بلا فصل
جناب صدیق اکبر رض اور اسد اللہ الغالب سیدنا حضرت علی رض
بن ابی طالب کے تعلقات کتب شیعہ کے دلائل قاہرہ سے
ثابت کیے گئے ہیں۔

مؤلفہ

مناظر اعظم حضرت علامہ محمد عبد الستار صاحب تونسوی مدظلہ
صدر مناظر تنظیم اہل سنت پاکستان، ساکن تونسہ شریف ضلع ڈیرہ غازیخان

قیمت ۲ر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلّی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ آلہٖ واصحٰبہٖ اجمعین

امّا بعد: یوں تو ظاہری کمالات و خوبیاں رکھنے والے دنیا میں اور بھی گزرے ہوں گے مگر جو حقیقی کمالات اور ظاہری و باطنی عروج و ترقی جناب امام الانبیاء سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہٖ و اصحابہٖ وسلم اور آپؐ کے روحانی فیوضات سے مستفیض شدہ اور نورانی تعلیمات سے تعلیم یافتہ اور انوارِ نبوت سے منور شدہ مقدس جماعت صحابۂ کرام خلفاء راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مبارک عہد میں رونما ہوئے، اُن کی نظیر و مثال دنیا کی تاریخ میں مشکل بلکہ محال ہے۔ جس کو یورپین مؤرخ بھی نہایت حیرت و استعجاب سے نقل کرتے ہیں۔ گبن لکھتا ہے:-

"نصف صدی سے بھی کم مدت میں یہ لوگ بڑی بڑی سرسبز و شاداب حکومتوں پر غالب آ گئے۔"

ایک دوسرا مؤرخ لکھتا ہے:-

"تمامی قوموں میں سوائے عرب مسلمانوں کے ہم کسی کو نہیں جانتے کہ وہ یورپ میں فاتحانہ داخل ہوئے ہوں۔"

ان تمام کامرانیوں اور کامیابیوں کا اصل راز صحابہ و خلفائے راشدین رضہ کا اپنے مالک و مولائے حقیقی جل شانہٗ اور اس کے

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سچی فرماں برداری اور حقیقی جاں نثاری کے جذبے میں باہمی اتفاق واتحاد اور اخوت و محبت ہی تھا. جو کہ ان حضرات کو دنیا و آخرت میں بلند مقامات، اور اعلیٰ مراتب پر فائز ہونے کا موجب بنا۔ اور ان حضرات کا ہی مبارک زمانہ ہر دَور وہر قرن میں آنے والی نسلوں کے لیے ایک نمونہ اور لائحہ عمل چھوڑ گیا کہ اگر مسلمان اپنے دین وایمان کی صحت وسلامتی اور دنیا وی عروج وترقی اور اُخروی نجات وسُرخ رُوئی چاہتے ہیں تو ان کے لیے صرف یہی ایک راہِ اتباع نبویؐ اور اتحاد واتفاق ہے جس پر کہ شاگردانِ وخادمانِ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جناب صدیقؓ وفاروقؓ، غنیؓ وعلیؓ اور جماعت صحابہ کرامؓ نے عمل پیرا ہو کر اپنے مولائے حقیقی جل شانہٗ اور اس کے رسول پاکؐ اور تمام مخلوق کو راضی کر کے دنیا کی تاریخ میں ایک بے نظیر نمونہ اپنے پیچھے چھوڑا۔

موجودہ دَور کے مسلمانوں کا اب بھی یہی فرض ہے کہ وہ باہمی اتفاق و اتحاد اور اخوت و محبت کے نورانی طریقے پر گام زن ہو کر تمام اختلافی، تاریکیوں سے نجات حاصل کر کے منزلِ مراد پر مظفر ومنصور ہو جاویں.

مگر بعض ناعاقبت اندیش رات دن غلط پروپیگنڈے اور... تقریریں کر کے عوام مسلمانوں کے اتفاق واتحاد میں رخنہ اندازی محض پیٹ پرستی اور زر اندوزی کے حقیر مقصد کے لیے کرتے پھرتے ہیں۔ اور خلفائے راشدین جیسے پاک باز انسان جو کہ رات دن صبح شام

ہر امر میں شریک عمل اور ایک دوسرے کے مشیر کار تھے۔ ان کے درمیان اختلاف و نزاع اور بغض و عداوت دکھانے کی سعی لاحاصل اور لایعنی جد و جہد کرتے پھرتے ہیں۔ جن بزرگانِ دین و ائمہ ہدیٰ و نجومِ ہدایت و نمونہ کمالاتِ نبوت اور تربیت یافتگانِ درس رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا متواتر تیئیس ۲۳ برس تک سفر و حضر میں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے تزکیہ و تصفیہ فرمایا تھا اُن کی صداقت و عدالت، دیانت و امانت پر شک و شبہ کرنا درحقیقت فیوض و برکات و انوارِ نبوت سے ناواقفیت و بے خبری ہے اور رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے جانشینِ اوّل خلیفۂ بلافصل جناب صدیق اکبر رضؓ اور جناب اسد اللہ الغالب حضرت علی المرتضیٰ رضؓ کے درمیان بغض و کینہ اور عداوت کی بناوٹی حکایات اور موضوع روایات پر اعتماد کر کے ان مقدس ہستیوں کو محض زمانہ ساز اور ابن الوقت لوگوں کی طرح دفع الوقتی کرنے والا حیلہ جو سمجھنا در اصل ایمان کی حقیقت و حقانیت سے لاعلمی و بے سمجھی کا نتیجہ ہے۔ جب کہ جناب امیر المومنین علی المرتضیٰ رضؓ کا جناب صدیق اکبرؓ کے ہاتھ پر بیعت ہونا اور مالی وظائف لینا، ان کے ساتھ اٹھنا، بیٹھنا، کھانا پینا، سلام و کلام کرنا، مشورے لینا دینا اور ان کے پیچھے نمازیں پڑھنا غرضیکہ ہر طرح کے معاملات و عبادات میں شریک ہونا کتبِ معتبرہ اور روایاتِ صحیحہ موثقہ سے ثابت ہے۔ اگر جناب علی المرتضیٰ شیرِ خدا، امام ائمۃ الہدیٰ بھی العیاذ باللہ بطور پالیسی ملے جلے رہے

تو پھر ایمان و یقین، حق و صداقت کا نام و نشان کبھی کسی کو ڈھونڈے سے بھی نہ ملے گا۔ ہم اپنے بھائیوں کی خیر خواہی کے پیش نظر وہ واقعات و حوالہ جات پیش کرتے ہیں جن سے روزِ روشن کی طرح واضح ہو گا کہ زمانۂ ہجرت کے انتہائی سخت مصیبت کے وقت جو دو رفیق حضورِ پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کا حق بجا لائے۔ ان کے باہمی تعلقات کس قدر عقیدت و محبت اور اتفاق و اتحاد کے تھے۔

(۱) شیعہ کی معتبر کتاب احتجاج طبرسی مطبوعہ نجف اشرف مصنفہ احمد بن ابی طالب طبرسی کے ص۵۳ پر ہے:۔

ثم تناول ید ابی بکر فبایعه	پھر حضرت علی المرتضیٰ رض نے حضرت ابو بکر صدیق رض کا ہاتھ پکڑا اور ان سے بیعت کی۔

(۲) احتجاج طبرسی ص۵۶ پر مرقوم ہے:۔

قال اُسامة له هل بایعته فقال نعم یا اسامة	حضرت اُسامہؓ نے حضرت علی المرتضیٰ رض سے پوچھا کیا آپ حضرت صدیق اکبر رض کے ہاتھ پر بیعت کر چکے ہیں؟ تو حضرت علی رضؓ نے جواب دیا کہ ہاں بیعت کر چکا ہوں۔

(۳) شرح نہج البلاغہ درہ نجفیہ ص۸۸ اور کشف الغمہ ص۱۵۰ اور حق الیقین فارسی جلد اول ص۱۳۸ و ص۱۴۸ اور نیز فروع کافی کے کتاب

الروضہ کافی ص ۱۱۵ اور ص ۱۳۹ اور نیز جلاء العیون فارسی کے ص ۶۸ ، اور غزواتِ حیدری وغیرہ کتبِ شیعہ میں مختلف طریقوں سے جناب علی المرتضیٰ رضہ کا جناب صدیق اکبر رضہ کے ہاتھ پر بیعت کرنا ثابت ہے جناب صدیق اکبر رضہ اور جناب علی المرتضیٰ رضہ اور جملہ صحابۂ کرام رضہ کے پیر و مرشد جناب امام الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ حضرت علی رضہ نے جناب صدیق رضہ کے ہاتھ پر جو بیعت کی تھی ... یہ بیعتِ خلافت تھی۔ اگر جناب علی المرتضیٰ رضہ کو جناب صدیق اکبر رضہ کی صداقت و دیانت پر پورا اعتماد نہ ہوتا تو کبھی جناب صدیق رضہ کے ہاتھ پر بیعت نہ کرتے۔ جیسا کہ جناب سیدنا امام حسین رضہ نے عزیز واقارب اور اپنی جان عزیز سب کچھ دے کر فاسق وفاجر کی بیعت گوارا نہ کی ؎

کٹا کر سرشۂ کرب وبلا نے یہ بتایا ہے
درِ باطل پہ جھک سکتی نہیں مومن کی پیشانی

(۴) شیعہ حضرات کا مجتہد اعظم شریف مرتضیٰ عَلَمُ الھدیٰ اپنی معتبر کتاب الشافی کے ص ۳۹۸ پر رقم طراز ہے :-

ثُمَّ مَدَّ یَدَہٗ فَبَایَعَہٗ	پھر سیدنا علی المرتضیٰ رضہ نے اپنا ہاتھ پھیلایا اور جناب صدیق اکبر رضہ سے بیعت کر لی۔

(۵) پھر یہی شریف مرتضیٰ اپنی اسی کتاب الشافی کے ص ۳۹۹ د

ص۲۰۹ پر بھی لکھتے ہیں :-

فَالظَّاهِرُ الَّذِی لَا اِشْکَالَ فِیہِ اِنَّہ علیہ السلام بَایَعَ مُسْتَدْفِعًا لِلشَّرِّ وَفِرَارًا مِنَ الْفِتْنَۃِ

بس ظاہر وجہ جس پر کہ کوئی اشکال واعتراض نہیں اس بیعت کی یہ ہے کہ جناب علی علیہ السلام نے صدیق رض کے ہاتھ پر بیعت کر لی تاکہ شر دفع ہو اور فتنہ و فساد سے دوری ہو۔

اور جناب سیدنا علی رض کے اپنے خطبہ نہج البلاغۃ ص۳۵ پر مذکور ہے کہ جب آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال کے بعد چند آدمیوں نے سیدنا علی المرتضیٰ رض کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ اپنے لیے بیعت لیں تو آپ نے ان کو فرمایا :-

ایھا الناس شقوا امواج الفتن بسفن النجاۃ وعرجوا عن طریق المنافرۃ الخ

(ص۳۵ نہج البلاغہ)

اے لوگو ! فتنہ و فساد کی موجوں کو نجات کی کشتیوں سے چیر دو، اور منافرت کے راستے کو چھوڑ دو

جناب سیدنا علی المرتضیٰ رض شیر خدا اور شریف مرتضیٰ شیعہ مجتہد کے بیان سے ثابت ہے کہ جناب صدیق اکبر رض کی بیعت کرنا ایک ضروری امر تھا، جس کی مخالفت اسلام اور مسلمانوں کے لیے

موجبِ فتنہ اور منافرت و شرارت کا سبب بنتی۔ تو جناب سیدنا علی رضؓ نے اسی دینی ضرورت اور اسلام کی ترقی و عروج کے لیے، مسلمانوں کے اتحاد و اتفاق کی برکات کو ملحوظ و مدنظر فرما کر بیعت منظور کر لی تھی۔

اگر جناب صدیق اکبر رضؓ سچے اور لائقِ بیعت نہ ہوتے تو حضرت سیدنا علی رضؓ جیسے دین دار اور دلاور اُن کے ہاتھ پر بیعت نہ کرتے۔ جن کے بیٹے سیدنا امام حسین رضؓ نے اپنی آنکھوں کے سامنے تمام خاندان کٹوا دیا اور خود بھی جان دے دی، بھلا جس کے بیٹے کی حمیت و استقامت کا یہ حال ہو اس کے باپ کی نسبت یہ گمان ہو سکتا ہے کہ اُس نے بخوفِ جان یا بطمع دنیا کسی ظالم و غاصب کے ہاتھ پر بیعت کر لی؟۔

فائدہ اگر کوئی کج بحث چھ ماہ بعد بیعت کرنے والی روایت سے اس قسم کا استدلال کرے کہ صدیق اکبر رضؓ کی خلافت کو سیدنا علی رضؓ حق نہ سمجھتے تھے اس لیے چھ ماہ تک بیعت نہ کی تو اُس کا یہ استدلال غلط ہے کیونکہ ناحق ہمیشہ ناحق ہے۔ اگر حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کی خلافت جناب علی رضؓ کے نزدیک ناحق تھی تو پھر چھ ماہ کے بعد کیسے حق ہو گئی کہ جس کو تسلیم کر کے حضرت علی رضؓ نے بیعت کر لی۔

حالانکہ سیدنا علی المرتضیٰ رضؓ نے چھ ماہ بعد جناب ابوبکر رضؓ کے

ہاتھ پر جو بیعت کی تھی وہ دوسری دفعہ بیعت کی تھی جو بعض لوگوں کی غلط فہمی دور کرنے کے لیے دوسری بار اجلاس عام میں کی تھی۔ در حقیقت تو وہ حضرت صدیق رضؓ کے ہاتھ پر فوراً انعقادِ خلافت کے وقت بیعت کر چکے تھے، جیساکہ حاکم اور بیہقی میں منقول ہے۔ اور ابن حبان نے بھی اس کی تصحیح کی ہے۔ اور نبراس شرح شرح العقائد کے صفحہ ۴۹۰ پر منقول ہے:۔

انہ بایعہ فی اول الامر......... حتی اعاد البیعۃ بعد ستۃ اشھر	حضرت علی رضؓ نے حضرت صدیق رضؓ کی بیعت اول امر میں کر لی تھی ... . پھر چھ ماہ کے بعد دوسری بار بھی کی۔

در حقیقت سیدنا علی المرتضیٰ رضؓ کا یہ بیعت قبول کرنا اس وجہ سے تھا کہ ان کو جناب صدیق اکبر رضؓ کی دیانت امانت اور امامت پر پورا اعتماد و اعتقاد تھا اور کیسے نہ ہوتا جب کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب صدیق رضؓ کو افضل ترین عبادت نماز میں تمام مجمع صحابہ و اہل بیت و بنی ہاشم رضی اللہ عنہم کا امام اور اپنا قائم مقام مقرر فرمایا، حالانکہ اُس وقت جناب سیدنا علی رضؓ و عباس رضؓ و عقیل رضؓ و طلحہ رضؓ و زبیر رضؓ و ابوذر غفاری رضؓ اور عمار رضؓ وغیرہم سب سامنے تھے۔ جیساکہ نہج البلاغہ کی شرح درہ نجفیہ کے صفحہ ۲۲۵ پر مرقوم ہے:۔

(٦) كَانَ عِنْدَ خِفَّةِ مَرَضِهِ يُصَلِّي بِالنَّاسِ بِنَفْسِهِ ...... فَلَمَّا اشْتَدَّ بِهِ الْمَرَضُ اَمَرَ اَبَا بَكْرٍ اَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ ...... وَاَنَّ اَبَا بَكْرٍ صَلَّى بِالنَّاسِ بَعْدَ ذٰلِكَ يَوْمَيْنِ ثُمَّ مَاتَ

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت تک خود لوگوں کو نماز پڑھاتے رہے جب تک مرض خفیف رہا ...... پھر جب مرض سخت ہوگیا تو ابوبکر صدیق رض کو حکم فرمایا کہ لوگوں کو نماز پڑھاتے رہیں۔ اس کے بعد حضرت ابوبکر رض دو دن تک جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں تمام لوگوں کو نماز پڑھاتے رہے۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی۔

اور اسی وجہ سے جناب سیدنا علی المرتضیٰ رض ہمیشہ حضرت صدیق اکبر رض کی خلافت کے زمانے میں ان کے پیچھے نماز پڑھتے رہے جیسا کہ شیعہ کی معتبر کتاب احتجاج طبرسی کے صفحہ ٦٠ سطر ۲ پر ہے:۔

ثُمَّ قَامَ وَتَهَيَّأَ لِلصَّلٰوةِ وَحَضَرَ الْمَسْجِدَ وَصَلّٰى خَلْفَ اَبِي بَكْرٍ رض

پھر حضرت علی المرتضیٰ رض اٹھے اور نماز کے لیے تیاری کر کے مسجد میں حاضر ہوئے اور جناب ابوبکر رض کے پیچھے نماز پڑھی۔

اور بعینہٖ یہی الفاظ اور یہی واقعہ شیعہ کی معتبر تفسیر قمی میں منقول ہے ثم قام وتھیا للصلوٰۃ الخ

(۸) محمد باقر اصفہانی اپنی معتبر کتاب مرأۃ العقول شرح الاصول والفروع کے ص ۳۸۸ پر لکھتے ہیں :-

حضر المسجد وصلّٰی خلف ابی بکرؓ	جناب سیدنا علی المرتضیٰ ؓ مسجد میں حاضر ہوئے اور جناب ابو بکرؓ کے پیچھے نماز پڑھی ۔

(۹) شیعہ کا مشہور و معروف مترجم قرآن مجید ترجمہ مقبول احمد کے ضمیمہ ص ۴۱۵ پر حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضؓ کے متعلق لکھتا ہے :-

" پھر وہ (حضرت علی المرتضیٰ رضؓ) اٹھے اور نماز کے قصد سے وضو فرما کر مسجد میں تشریف لائے اور ابو بکر رضؓ کے پیچھے نماز میں کھڑے ہو گئے ۔"

(۱۰) شیعہ کی اردو کتاب غزوات حیدری کے ص ۶۳۷ پر حضرت ابو بکر صدیق رضؓ کے متعلق مرقوم ہے :-

" پس بے اختیار اٹھے اور گزرنے وقت سے بہت گھبرائے ناچار آن کر اقامت کہی اور جماعت اہل دین نے عقب ان کے صف باندھی، چنانچہ اُس صف میں شاہِ لافتیٰ بھی تھے ۔"

(۱۱) شریف مرتضیٰ علم الہدیٰ شیعہ مجتہد اعظم نے اپنی معتبر ترین کتاب الشافی کے ص ۳۵۴ پر بخوبی تسلیم کیا ہے کہ جناب علی المرتضیٰ رضؓ نے حضرت ابو بکر صدیق رضؓ

وغیرہ خلفاء راشدینؓ سے بیعت بھی کی اور نمازیں اُن کے پیچھے پڑھیں اور مالی وظیفے اور عطیے بھی لیے اور ان کی مجالس میں شرکت اور آمد و رفت بھی رکھی۔

بہر حال اہل سُنت اور شیعہ حضرات دونوں کی کتابوں میں واضح الفاظ میں ثابت و منقول ہے کہ جناب سیدنا صدیق اکبرؓ اور سیدنا علی المرتضیٰؓ نے اپنی زندگی میں کسی فتنہ اور اختلاف و نزاع کو راہ نہ پانے دی بلکہ پوری محبت و اخوت اور اتفاق و اتحاد کے راستے پر گام زن ہو کر رضائے الٰہی کی منزلِ مقصود پر پہنچے نہ امامت و خلافت میں اختلاف کو راہ دی اور نہ بیعت اور عبادات و معاملات میں کوئی جھگڑا اور فتنہ برپا ہونے دیا۔ بلکہ ان سب حضرات نے کلمۂ واحد وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا کے مطابق شاہراہِ ترقی پر چل کر فرش سے عرش تک عروج و کمال حاصل کیا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانوں کو اپنے ان بزرگانِ دین کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق بخشے آمین ثم آمین۔

وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ ط

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

ناشر شعبۂ تالیف و تصنیف مدرسہ محمدیہ
سوری لنڈ تحصیل و ضلع ڈیرہ غازی خاں

حوالہ جات ثبوت بنات طیبات غلط ثابت کرنے
والے کو مبلغ ایک ہزار روپیہ انعام دیا جائیگا

هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ

رسالہ

بنات سیّد الکائنات

جس میں کتب معتبرہ شیعہ سے ثابت کیا گیا ہے کہ جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقی بیٹیاں چار تھیں حضرت زینب حضرت رقیہ
حضرت ام کلثوم حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہن

★

مؤلفہ

مناظر اعظم حضرت علامہ محمد عبد الستار صاحب تونسوی مدظلہ العالی

صدر مناظر تنظیم اہل سنت پاکستان
ساکن تونسہ شریف، ضلع ڈیرہ غازیخان

قیمت چار آنے

وَالَّذِیْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِہٖٓ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُتَّقُوْنَ

والذی جاء بالصدق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وصدق بہ ابوبکر

تفسیر مجمع البیان شیعہ

ص ۴۹۸ ج ۴

رسالہ

شانِ صدیق اکبرؓ

جس میں حضرت صدیق اکبرؓ کا بلند مقام و عالیمرتبہ کتب شیعہ کے تیس ۳۰ دلائل قاہرہ سے ثابت کیا گیا ہے

مؤلفہ

مناظر اعظم حضرت علامہ محمد عبدالستار صاحب تونسوی

صدر مناظر تنظیم اہل سنت پاکستان

ساکن تونسہ شریف ضلع ڈیرہ غازیخان

قیمت چار آنے

وعدہ الٰہی

سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ الآیہ

حق کے مقابلہ میں باطل کی جماعت شکست خوردہ ہوگی اور پیٹھ پھیر کر بھاگ جاویگی

باگڑ سرگانہ ضلع ملتان کا قابل دید و لائق شنید

بےنظیر و لاجواب مناظرہ

مناظرِ اعظم علامہ تونسوی زندہ باد

یہ وہ مناظرہ ہے جو متواتر تین دن تک اہل تشیع اور اہل سنت کے درمیان ضلع ملتان میں بمقام باگڑ سرگانہ ہوتا رہا جس میں حضرت مولانا علامہ محمد عبد الستار صاحب تونسوی مدظلہ العالی مناظرِ اعظم تنظیم اہل سنت پاکستان نے پاکستان کے مشہور تبرائی شیعہ مناظر محمد اسماعیل گوجرہ کو نہایت لاجواب و مبہوت کر دیا۔ والفضل ما شھدت بہ الاعداء علاقہ باگڑ سرگانہ کے خود شیعہ حضرات سے حلفیہ انصاف پوچھیے جس کے مطالعہ سے نہ صرف علما بلکہ عوام مسلمان بھی شیعوں کے مجتہدوں کو لاجواب کرسکتے ہیں۔ وما توفیقی الا باللہ

مرتبہ

تلمیذ حضرت علامہ تونسوی حافظ احمد بخش مظفر گڑھی

قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے

وَاَحْسِنُوْا اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ ؕ

اور نیکی کرو بے شک اللہ تعالےٰ محبوب رکھتا ہے نیکی کرنیوالوں کو

مَدرَسَہ مُحَمَّدِیہ سُوْرِی لُنڈ

تحصیل و ضلع ڈیرہ غازیخان

تَعلِیمْ

تفسیر و حدیث، فقہ و معانی، صرف و نحو، منطق و معقول، قرآن مجید حفظ و ناظرہ کا بہترین ادارہ ہے۔ مخیر حضرات کے صدقات و خیرات، عشر و زکوٰۃ، کا بہترین مصرف ہے، لہذا تمام مومنین کرام سے التماس ہے کہ اپنے اس مذہبی تعلیمی ادارہ کی امداد فرما کر ثواب دارین حاصل کریں

اَلدَّاعِیْ اِلَی الْخَیْر

حافظ محمد عثمان ناظم مدرسہ محمدیہ سوری لنڈ

تحصیل و ضلع ڈیرہ غازیخان

(صدیقیہ پریس ملتان)